آخر میں ماخذ کی طویل فہرست جو پندرہ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور چند تاریخی آثر کے فوٹو ہیں، غرض کہ کتاب اپنے موضوع، بحث اور تحقیق و وسعت معلومات کے باعث بڑی اہم تھی اور جس زمانہ میں یہ چھپی تھی اس کا بڑا چرچا ہوا تھا۔ زیر تبصرہ کتاب اس کا اُردو ترجمہ ہے۔ فاضل مترجم اس راہ کے پرانے اور تجربہ کار شہسوار ہیں، اس لئے ترجمہ ترجمہ نہیں بلکہ اصل معلوم ہوتا ہے۔ انگریزی سے اُردو ترجمہ کے معاملہ میں ایک زمانہ میں مولوی عنایت اللہ کو جو شہرت و مقبولیت حاصل تھی اب ہاشمی صاحب کو وہی مرتبہ و مقام حاصل ہے۔ امید ہے اُردو خواں حضرات عملاً قدر کر کے اس کوشش سے فائدہ اٹھائیں گے، انگریزی سے براہِ راست ترجمہ کے باعث بعض عربی نام غلط ہو گئے ہیں۔ مثلاً ص ۳۲ پر الندیم کی جگہ النادم۔ اور ص ۴۳ پر ابن حوقل اور اصطخری کے بجائے ابن ہوقل اور استخری۔ آئندہ اڈیشن میں تصحیح کر دینی چاہیئے۔

تذکرۂ طالب آملی مع انتخابِ کلام: مرتبہ: لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر خواجہ عبدالرشید صاحب۔ تقطیع خورد، ضخامت ۱۳۸ صفحات۔ ٹائپ خفی مگر روشن، قیمت -/5

پتہ: فیروز سنز۔ بندر روڈ۔ کراچی۔

طالب آملی فارسی کا مشہور نغز گو اور صاحب طرز شاعر ہے۔ اُس کی شاعرانہ فضیلت و برتری کی دلیل اس سے بڑھ کر کیا ہو گی کہ شہنشاہِ جہانگیر کی طرف سے اسے بیس برس کی عمر میں ہی ملک الشعراء کا خطاب مل گیا۔ اگرچہ اُس کے دیوان کے نسخے کمیاب نہیں ہیں لیکن جناب خواجہ صاحب کو جو اپنے متنوع علمی و ادبی ذوق کے باعث علمی حلقوں میں کافی مشہور اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ شاعر کے دیوان کا ایک مخطوطہ مل گیا جو ۱۰۴۲ھ کا یعنی صاحب دیوان کی وفات سے چھ سات برس (علی اختلاف الروایات) بعد کا لکھا ہوا ہے اور اس بنا پر سب سے اگر نہیں تو دیوان کے اکثر نسخوں سے قدیم ترضرور ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنے ذوق کے مطابق اس ضخیم دیوان کا ایک انتخاب کر لیا اور ایک فاضلانہ مقدمہ کے ساتھ اسے شائع کر کے ہدیۂ اربابِ نظر کر دیا۔ مقدمہ جو شاعر کے حالات و سوانح، دیوان کے مختلف نسخوں کے تذکرہ اور نسخۂ متعلقہ کے خصائص اور شاعر کے کلام پر تنقید و تبصرہ پر مشتمل ہے بڑی محنت اور تحقیق سے لکھا گیا ہے۔